(1)

باسمہ تعالی

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسح علی الخفین کے بارے میں

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ مارکیٹ میں اس وقت کچھ ایسی جرابیں موجود ہیں جن کے تلوے چمڑے کے ہیں اور اوپر والی سطح موٹی اون کی بنی ہوئی ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس طرح کی جراب پر مسح کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

**نوٹ:** نمونے کے طور پر جراب استفتاء کے ساتھ منسلک ہے۔

براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل جواب عنایت کیجیے۔

دار الافتاء

جزاکم اللہ خیرا

جواب منسلک ہے

والسلام

نعیم شاہد

موبائل نمبر:0321-2000132

جامعۃ الرشید احسن آباد
سیکٹر 4 گلشن معمار کراچی

باسمہ تعالیٰ

# الجواب حامداًومصلیاً

موزوں پر مسح کے جائز ہونے کے لیے موزے کا یا تو مجلد ہونا ضروری ہے، یعنی اس کے پورے قدم پر بالاستیعاب چمڑا لگا ہوا ہو، اگر مجلد نہ ہو یعنی پورے قدم پر چمڑا لگا ہوا نہ ہو، بلکہ یا تو صرف تلے پر ہو یا بالکل نہ ہو تو ایسی صورت میں مسح کے جواز کے لیے موزوں کا ثخین ہونا شرط ہے اور ثخانت کے لیے فقہاء کرام نے تین شرائط تحریر فرمائی ہیں جن کا پایا جانا ضروری ہے، کسی ایک شرط کے فوت ہو جانے سے مسح جائز نہیں ہوگا، وہ شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔۔ موزے کا کپڑا اس قدر دبیز اور مضبوط ہو کہ کم از کم اسمیں تین میل جوتے کے بغیر سفر کریں تو پھٹے نہیں۔

۲۔۔ موزہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے خود پنڈلی پر قائم رہ سکے، اور یہ قائم رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس کی ضخامت اور موٹائی کی وجہ ہو۔

۳۔۔ ان میں پانی نہ چھنے اور جلدی سے جذب نہ ہو۔

جس موزے میں یہ شرائط نہ پائی جائیں وہ ثخین نہیں، بلکہ رقیق ہے اور رقیق موزے پر مسح کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس پر بالکل چمڑہ نہ لگا ہوا ہو تو اس پر بالاتفاق مسح جائز نہیں اور اگر وہ مکمل مجلد ہو تو اس پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور اگر وہ منعل ہو یعنی ٹخنے سے نیچے تک چمڑا ہو تو اگر وہ سوتی ہے تو اس پر بالاتفاق مسح جائز نہیں اور اگر وہ اونی ہے تو علامہ شامیؒ اور شارح منیہؒ نے اس پر مسح جائز قرار دیا ہے، لیکن اسکو بھی خلاف تقوی کہا ہے، اور جمہور فقہاء کے نزدیک اس پر مسح جائز نہیں ہے۔

استفتاء سے منسلک جراب ثخین نہیں ہے بلکہ رقیق منعل (سوتی) ہے، کیونکہ اس میں ثخین کی ذکر کردہ بالا شرائط میں سے آخری دو شرائط نہیں پائی جارہی ہیں، اس لیے کہ یہ موزے اگرچہ پنڈلی کے ساتھ باندھے بغیر قائم رہ سکتے ہیں مگر یہ قائم رہنا ان موزوں کی ضخامت کی وجہ سے نہیں بلکہ لاسٹک کی وجہ سے ہوتا ہے، نیز سوتی ہونے کی وجہ سے ان میں پانی بھی آسانی سے جذب ہو جاتا ہے، اور رقیق منعل موزے اگر سوتی ہوں تو ان پر بالاتفاق مسح جائز نہیں۔ (مکمل وضاحت کے لیے دیکھیے امداد المفتین، مؤلفہ: حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ ۲۴۸-۲۵۲/۲)

دار الافتاء

لمافی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (1 / 261)

(شرط مسحه) ثلاثة أمور: الأول (كونه ساتر) محل فرض الغسل (القدم مع الكعب) أو يكون نقصانه أقل من الخرق المانع، فيجوز على الزربول لو مشدودا إلا أن يظهر قدر ثلاثة أصابع..

(قوله ثلاثة أمور إلخ) زاد الشرنبلالي: لبسهما على طهارة، وخلو كل منهما عن الخرق المانع، واستمساكهما على الرجلين من غير شد، ومنعهما وصول الماء إلى الرجل، وأن يبقى من القدم قدر ثلاثة أصابع. اهـ

وفي البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (1 / 191)

ومنعل الذي وضع على أسفله جلدة كالنعل للقدم.....

وفی المبسوط للسرخسي – (1 / 101)

قال (وأما المسح على الجوربين فإن كانا ثخينين منعلين يجوز المسح عليهما) لأن مواظبة المشي سفرا بهما ممكن وإن كانا رقيقين لا يجوز المسح عليهما، لأنهما بمنزلة اللفافة وإن كانا ثخينين غير منعلين لا يجوز المسح عليهما عند أبي حنيفة – رحمه الله تعالى –؛ لأن مواظبة المشي بهما سفرا غير ممكن فكانا بمنزلة الجورب الرقيق، وعلى قول أبي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى يجوز المسح عليهما وحكي أن أبا حنيفة – رحمه الله تعالى – في مرضه مسح على جوربيه ثم قال لعواده فعلت ما كنت أمنع الناس عنه فاستدلوا به على رجوعه وحجتهما حديث أبي موسى الأشعري – رضي الله تعالى عنه – ورضاه أن النبي – صلى الله عليه وسلم – مسح جوربيه وقد روي المسح على الجورب عن أبي بكر وعلي وأنس – رضي الله تعالى عنهم – وتأويله عند أبي حنيفة – رحمه الله تعالى – أنه كان منعلا أو مجلدا، والثخين من الجورب أن يستمسك على الساق من غير أن يشده بشيء. والصحيح من المذهب جواز المسح على الجفاف المتخذة من اللبود التركية؛ لأن مواظبة المشي فيها سفرا ممكن

وفی البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي – (1 / 192)

وأما الخف الدوراني الذي يعتاده فقهاء زماننا، فإن كان مجلدا يستر جلدة الكعب يجوز، وإلا فلا

وفی حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (1 / 270)

وفي حاشية أخي جلبي على صدر الشريعة أن التقييد بالثخين مخرج لغير الثخين ولو مجلدا، ولم يتعرض له أحد. قال: والذي تلخص عندي أنه لا يجوز المسح عليه إذا جلد أسفله فقط أو مع مواضع الأصابع بحيث يكون محل الفرض الذي هو ظهر القدم خاليا عن الجلد بالكلية؛ .......

وفيه ايضا– (1 / 263)

ثم رأيت رسالة أخرى لسيدي عبد الغني رد فيها على رسالة الشارح وسماها [الرد الوفي على جواب الحصكفي في مسألة الخف الحنفي] وحقق فيها ما قاله في رسالته الأولى المسماة [بغية المكتفي في جواز المسح على الخف الحنفي] وبين فيها أن ما استدل به الشارح في رسالته لا يدل له؛ لأن التنصيص على الشيء لا ينفي ما عداه، إلى غير ذلك مما ينبغي مراجعته؛ ولكن لا يخفى أن الورع في الاحتياط، وإنما الكلام في أصل الجواز عدمه.........واللہ سبحانہ اعلم

احسان اللہ بن عبد العلی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۳/ربیع الاول/۱۴۳۸ھ
۳/دسمبر/2016ء

دار الافتاء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۴/ربیع الاول/۱۴۳۸ھ
۳/

الجواب صحیح
۳/۳/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر نواز
۳/۳/۱۴۳۸ھ